سوال

زکوۃ کی رقم (58) دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کسی کافر یا ملحد کو محض انسانی بنیادوں پر زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے اگر وہ مالی تعاون کا محتاج ہو؟ یا کسی فاسق مسلمان شخص کو جو نماز روزے سے لاپرواہ اور حرام کاموں میں ملوث ہو اسے زکوۃ کی رقم دی جا سکتی ہے؟ یا ان لوگوں کو زکوۃ دینا اللہ کی نافرمانی شمار کی جائے گی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص سرے سے اللہ اس کے رسولوں اور یوم آخرت کا منکر ہو تو اسے زکوٰۃ کی رقم دینی جائز نہیں ہے کیوں کہ وہ اپنے عقیدے کی بنیاد پر اسلام اور مسلمانوں کا دشمن تصور کیا جائے گا۔ اسے مالی طور پر مستحکم کرنا گویا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو اسلام

البتہ وہ ذمی شخص جو مسلم حکومت کی سرپرستی میں ہے بعض فقہاء کے نزدیک محض تالیف قلب کی خاطر اسے زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے۔ لیکن جمہور فقہاء کا قول ہے کہ زکوٰۃ کی رقم ذمی کو بھی نہیں دی جا سکتی کیونکہ زکوٰۃ ان ذمیوں سے وصول نہیں کی جاتی ہے اور جب وصول نہیں کی جاتی تو انہیں دی بھی نہیں ج

رہے وہ مسلمان جو فاسق و فاجر ہیں۔ نماز نہیں پڑھتے اور حرام کام کرتے ہیں تو انہیں زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے بہ شرطے کہ وہ اس رقم کو اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں خرچ نہ کریں اگر وہ اس رقم کو گناہوں کے کاموں میں خرچ کریں مثلاً: شراب پینے میں یا جوا کھیلنے میں تو زکوٰۃ کی رقم انہیں ہرگز نہیں دی جا۔

الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اہل بدعت اور اہل فسق و فجور کو زکوٰۃ کی رقم دینے کے سلسلے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: "ہمیں چاہیے کہ ہم ان فقراء مساکین اور دوسرے مستحقین زکوٰۃ کو تلاش کریں جو اللہ کی شریعت پر قائم ہوں اور نیک مسلمان ہوں۔ رہے وہ لوگ جو فاسق و فاجر ہیں اور اہل بدعت ہیں تو وہ س

محترم استاد الشیخ محمد ابو زہرۃ کی رائے ان سے مختلف ہے۔ وہ گنہگاروں کو بھی زکوٰۃ دینے کے حق میں ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے۔

1۔ زکوٰۃ والی آیت میں فقراء و مساکین کا لفظ عام ہے۔ اس میں اہل معصیت اور اہل تقویٰ کے درمیان فرق نہیں ہے۔ اگر ہم غیر مسلمانوں کو تالیف قلب کی خاطر زکوٰۃ کی رقم دے سکتے ہیں تو فاسق مسلمانوں کو بدرجہ اولیٰ دے سکتے ہیں۔

2۔ ہم کسی گنہگار مسلمان کو جو مالی تعاون کا سخت محتاج ہے محض اس کی معصیت کی بنا پر زکوٰۃ نہیں دیتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس سے زندہ رہنے کا حق چھین رہے ہیں۔ تلوار سے مارنا اور بھوک سے مارنا دونوں میں زیادہ فرق نہیں۔

3۔ مشکل وقتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی مدد کیا کرتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد ابو سفیان کے پاس پانچ سو دینار بھیجے تھے کیوں کہ قبیلہ قریش قحط کا شکار ہو گیا تھا۔

4۔ اہل معصیت کو مالی تعاون نہ دینا بسا اوقات انہیں مزید سرکشی کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ استاد محترم محمد ابو زہرۃ کی ان دلیلوں پر کلام کیا جا سکتا ہے۔

1۔ ان کی پہلی دلیل فقرا و مساکین کا عموم ہے۔ اس عموم کی تخصیص اسلام کے اس قاعدہ کلیہ سے ہو سکتی ہے جس کے مطابق اصل معصیت کی ہر ممکنہ زجر و توبیخ ہونی چاہیے اور معصیت میں ان کے تعاون سے پرہیز کرنا چاہیے۔ چنانچہ اسی زکوٰۃ والی آیت میں لفظ "الغارمین" کا بھی استعمال ہے اور وہ بھی ب

2۔ ہم کہاں کہ رہے ہیں کہ گنہگاروں کو بھوک سے مرتا چھوڑ دیں۔ زکوٰۃ کے علاوہ دوسری مددوں سے بھی ان کی مدد کی جا سکتی ہے بلکہ کرنی چاہیے۔

3۔ کفار و مشرکین کی صلہ رحمی زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے پیسوں سے کی جا سکتی ہے۔

ساکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

ج ذیل صورتوں میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے:

1۔ اہل معصیت کی مدد زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے پیسوں سے کی جا سکتی ہے۔

2۔ تالیف قلب کی خاطر اہل معصیت کو زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے۔

3:

4۔ اگر یہ یقین ہو کہ اہل معصیت زکوٰۃ کی رقم کو گناہ کے کاموں میں خرچ کرے گا تو اسے زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔

میری رائے یہ ہے کہ اہل معصیت دو طرح کے ہیں ایک وہ ہیں جو گناہ کرتے ہیں لیکن گناہوں پر شرمندہ بھی ہیں اور اسلام سے ان کا رشتہ باقی بھی ہے۔ ان گنہگاروں کو زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے۔ البتہ وہ حضرات جو صرف نام کے مسلمان ہوں اور اسلامی احکام و شعائر کا مذاق اڑاتے ہوں تو انہیں زکوٰۃ کی رقم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

زکوۃ اور صدقات، جلد: 1، صفحہ: 161